دل کی بات مدیر

کرپٹ حکمران، مایوس قوم، ''روشن مستقبل''......؟

موجودہ حکومت کے دوسرے وزیراعظم راجہ پرویز اشرف ۲۷/اگست ۲۰۱۲ء کو توہینِ عدالت کیس میں سپریم کورٹ میں پیش ہوئے۔ ۵۵ منٹ کی سماعت کے بعد عدالتِ عظمٰی نے انہیں سوئس حکام کو خط لکھنے کا حکم دیا۔ وزیراعظم نے چھ ہفتوں کی مہلت مانگی لیکن عدالت نے ۲۲ دن کی مہلت دے کر ۱۸/ستمبر ۲۰۱۲ء کو دوبارہ پیش ہونے کا حکم جاری کیا۔ حکومت اور عدلیہ کا تصادم جاری ہے جسے حکمران ''سیاسی بصیرت'' سے طویل کر کے اپنی مدتِ اقتدار پوری کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ اس تصادم میں یوسف رضا گیلانی اپنے انجام کو پہنچ چکے اور پرویز اشرف پہنچنے کے منتظر ہیں۔

پاکستان میں حکومتی سطح پر کرپشن تو ہمیشہ سے ہوتی آئی ہے، پہلے چوری چھپے تھی اب علانیہ ہے۔ ملکی تاریخ میں سب سے زیادہ کرپشن کے الزامات موجودہ حکمرانوں پر لگے۔ صدر، وزیراعظم اور ارکانِ اسمبلی سب کرپشن کے الزامات کی زد میں ہیں۔ میڈیا کے مطابق موجودہ وزیراعظم راجہ پرویز اشرف بھی رینٹل پاور سکینڈل کے مرکزی کردار ہیں۔ محروم اقتدار سیاست دان اور عوام مایوسی کا اظہار کر رہے ہیں یہاں تک کہ ملک کی بقاوسلامتی بھی سوالیہ نشان بن کر رہ گئی ہے۔ اُدھر حکمران قوم کو ایک خوش حال، ترقی یافتہ اور مضبوط پاکستان کی نوید مسرت سنا رہے ہیں۔ ماضی میں بھی حکمران یہی کچھ کرتے آئے ہیں۔ مرحوم مشرقی پاکستان میں، مغربی پاکستان کی فوج شکست کھا چکی تھی لیکن صدر جنرل یحیٰ خان قوم کو فتح وکامرانی اور دشمن کے مکمل صفایا کی خبریں سنا رہے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ ریاستی ادارے مکمل طور پر تباہ ہو چکے ہیں اور ملک میں جس کی لاٹھی اس کی بھینس کا سسٹم چل رہا ہے۔ حد تو یہ ہے کہ قومی اداروں میں کرپشن کے ریکارڈ قائم کرنے کی دوڑ لگی ہوئی ہے۔ پی آئی اے کے ۱۷ جہاز گراؤنڈ ہو چکے ہیں۔ جو باقی بچے ہیں ان کی حالت بھی ناگفتہ بہ ہے۔ کئی کئی گھنٹوں کی تاخیر سے پروازیں پہنچ رہی ہیں۔ حج وعمرہ کے عازمین سے لے کر انٹرنیشنل اور اندرون ملک پروازوں کے مسافر حکمرانوں کو بددعائیں دے رہے ہیں۔ ریلوے غریب عوام کے سفر کا بہترین ذریعہ تھی مگر مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے۔ انجن ہیں تو خراب، یا اُن کو چلانے کے لیے تیل نہیں۔ کئی گاڑیاں بند ہو چکی ہیں۔ مسافر ریلوے اسٹیشن پر توڑ پھوڑ کر کے احتجاج کر رہے ہیں اور گاڑیوں کو جلا رہے ہیں۔ گزشتہ دنوں ریلوے کے تین جنرل مینیجرز نے نیب کے روبرو بیان دیا کہ ہم نے چین سے تین گنا زائد قیمت پر انجن خریدے جبکہ چین سے منگوائے گئے پرزے اسٹورز میں پڑے پڑے ناکارہ ہو چکے ہیں۔ اُدھر انجنوں کی مرمت کا ٹھیکہ ایک امریکی کمپنی کو دے دیا گیا ہے۔

پیٹرول، گیس اور بجلی کی قیمتوں میں روز افزوں اضافے نے عوام کے چولہے ٹھنڈے، گھر تاریک اور زندگی اجیرن کر دی ہے۔ لوڈ شیڈنگ بدستور جاری ہے جس سے کاروبارِ زندگی معطل ہو کر رہ گیا ہے۔ معیشت کی بربادی اور صنعتی زوال کی صورتِ حال یہ ہے کہ پاکستانی صنعت کار بنگلہ دیش منتقل ہو گیا ہے۔ ٹیکسٹائل انڈسٹری تقریباً بنگلہ دیش منتقل ہو چکی ہے۔ جبکہ بھارت، پاکستانی تاجروں اور صنعتکاروں کو دعوت دے رہا ہے۔ اپنے ملک میں تمام تر وسائل ہونے کے

باوجود قوم اُن سے مستفید ہونے سے محروم ہے یہ ہماری بداعمالیوں اور بددیانتیوں پر اللہ کی طرف سے سزا نہیں تو اور کیا ہے۔ وطنِ عزیز میں گیس کے بے پناہ ذخائر موجود ہیں مگر ہماری حالت دیکھ کر بھارت ہمیں گیس اور بجلی دینے کی پیش کش کررہا ہے۔ محکمہ ڈاک سے عوام کا اعتماد ختم ہو چکا ہے اور پرائیویٹ کوریئر کمپنیوں نے اس کی جگہ لے لی ہے غرض ہر شعبے میں کرپشن اپنے عروج پر ہے اور قوم مایوسیوں کے گڑھے میں گری سسکیاں لے رہی ہے۔

حکمران اقتدار کے نشے میں بدمست ہیں اور انہیں ہر طرف سب اچھا اور ملک کا مستقبل روشن نظر آ رہا ہے۔ سب ٹھیک ہے، سب درست ہو جائے گا کی خوشامدانہ صدائیں سنائی دے رہی ہیں۔ انہیں صرف اپنے اقتدار بچانے اور پنجاب کو تقسیم کر کے مزید تین صوبے بنانے کی فکر لاحق ہے۔ کمیشن قائم کر کے فرحت اللہ بابر کو چیئرمین بنا دیا ہے۔ اتحادی پارٹیاں ملکی مفاد میں صوبے نہیں بنانا چاہتی بلکہ ذاتی مفاد اور مدمقابل سیاسی پارٹی کو شکست دینے کے لیے یہ قومی فریضہ انجام دینا چاہتی ہیں، اے این پی مزید صوبوں کے حق میں ہے لیکن ڈیرہ اسماعیل خان اور ٹانک سے دست بردار ہونے کے لیے تیار نہیں۔ ایم کیو ایم مزید صوبے بنانے کی قرارداد کی محرک ہے لیکن سندھ کی تقسیم اور کراچی کو الگ صوبہ ماننے کے لیے تیار نہیں۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان جو پیپلز پارٹی کے رہنما ہیں وہ سرے سے نئے صوبوں کے حق میں ہی نہیں۔ پنجاب اسمبلی میں نئے صوبوں کے قیام کے حوالے سے شرم ناک دھینگا مشتی جاری ہے۔ یہ سوچے بغیر کہ اس بدتمیزی، منافقت اور سیاسی اجارہ داری کے زعم کا انجام کیا ہوگا، حکمران شاہراہِ سیاست پر بے لگام اور منہ زور گھوڑے کی طرح بگٹٹ دوڑے چلے جا رہے ہیں۔ اور نہایت ڈھٹائی کے ساتھ مایوس قوم کو روشن مستقبل کی نوید مسرت سنائے چلے جا رہے ہیں۔ اس رویے اور طرزِ عمل کو خود فریبی، خدا فراموشی اور قومی دھوکہ کے سوا کیا نام دیا جا سکتا ہے، کیا اس سے ملک کا مستقبل روشن اور قوم کو مایوسی کے گڑھے سے نکال کر اعتماد و یقین کی فضا بحال کی جا سکتی ہے؟

جس امریکہ کی خوشامد و بے دام نوکری کی خوشی میں پاکستان کو افغانستان کے خلاف فرنٹ لائن سٹیٹ بنایا اور لاجسٹک سپورٹ فراہم کی اُسی امریکہ کے ڈرون حملوں سے ہزاروں بے گناہ شہریوں کو قتل کرایا۔ حتیٰ کہ عید الفطر کے روز مسلسل تین ڈرون حملوں کا تحفہ بھی وصول کیا۔ نام نہاد دہشت گردی کے خلاف اس امریکی جنگ میں سینکڑوں محبّ وطن پاکستانی فوجی مروا کر بھی اس کا اتحادی بننے میں فخر محسوس کرنے والے حکمران پاکستان کا مستقبل کیا روشن کریں گے۔ قومی اسمبلی نے نیٹو سپلائی بند کرنے کا فیصلہ کیا تو امریکا کو دن میں تارے نظر آنے لگے لیکن کچھ عرصے بعد ''قومی کابینہ'' نے ''ڈرون حملوں کے عوض'' نیٹو سپلائی بحال کر دی۔ اب افغانستان میں امریکی افواج کے کمانڈر جنرل ایلن نے کہا کہ ملا عمر پاکستان میں چھپے ہوئے ہیں اور پاکستان کے قبائلی علاقوں سے افغانستان پر حملے ہوتے ہیں۔ امریکہ کبھی حقانی گروپ کے خلاف کارروائی کا پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے، کبھی حقانی سے مذکرات کی خواہش کا اظہار کرتا ہے، کبھی طالبان کو افغانستان میں تین صوبوں کی حکومت کا چکمہ دیتا ہے اور کبھی طالبان سے مذکرات کرتا ہے۔ گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے والے اُلّو کے قومی نشان کے حامل عہد شکن اور بدعہد امریکہ سے پاکستان کو کچھ نفع حاصل نہیں ہو سکتا۔ امریکہ، افغانستان سے جائے گا اور ہر صورت میں ذلت سے دوچار ہو کر جائے گا لیکن جاتے جاتے پاکستان کا نقصان ضرور کر جائے گا۔ بلوچستان میں اس کی مشقیں شروع ہیں اور اقوام متحدہ کی ٹیم جائزہ لینے کے لیے پہنچ گئی ہے۔ اے کاش ہمارے حکمرانوں کو یہ بات سمجھ آ جائے اور وہ وزیرستان میں غیر علانیہ آپریشن بند کر دیں اور علانیہ آپریشن سے گریز کریں۔